قرآنی بیان

اسلام سچّا دِین ہے

(پارہ 1، سورۂ بقرۃ 99)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

17 اکتوبر، 2025ء (23 ربیعُ الثانی، 1447ھ)
کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
17 اکتوبر، 2025ء (23 ربیعُ الثّانی، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)

اِسلام سچّا دِین ہے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...خُدا کو ہے جتنی محبّت کسی کی — صفحہ:4
✿...غیر مسلم نے فوراً کلمہ پڑھ لیا — صفحہ:9
✿...فسق کسے کہتے ہیں؟ — صفحہ:17
✿...سمندر میں اُمّید کس سے لگائی؟ — صفحہ:18

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

صَلُّوْا عَلَیَّ وَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَآءِ، وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

یعنی مجھ پر درودِ پاک بھیجو اور دُعا میں خوب کوشش کرو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ (1)

یاد کر کے شہِ دو عالم کو — پڑھئے با چشمِ نم درود و سلام
وہ دُعا مستَجاب (قبول) ہوتی ہے — جس میں ہوتا ہے ضَم درود و سلام
مشکلوں کے سبھی اندھیروں میں — ہے ضیاءِ کرم درود و سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں

---

1 ...نسائی، کتاب السہو، نوع الآخر، صفحہ: 221، حدیث: 1289۔

اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سُورۂ بقرہ، آیت:99 سننے کی سَعَادت حاصِل کی، آیئے! آیتِ کریمہ کو سمجھنے اور اس سے ملنے والے عملی اسباق سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کا شانِ نزول

اِبْنِ صُوریا ایک غیر مسلم تھا، بنی اسرائیل میں سے تھا، حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک دِن اِبْنِ صُوریا محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے سامنے جُرأت و جسارت کرتے ہوئے بولا: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم)! آپ کوئی ایسی چیز نہیں لائے، جسے ہم پہچانتے ہوں، اللہ پاک نے آپ پر کوئی واضح نشانی نہیں اُتاری۔

اس بدبخت کے جواب میں اللہ پاک نے آیتِ کریمہ نازِل فرمائی[1] اِرشاد ہوا:

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ-وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ(۹۹) (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

ایک روایت یُوں بھی ہے کہ حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک دِن یہودیوں کو ملامت کرتے (یعنی شرم دلاتے) ہوئے فرمایا: اے یہودیو...!! تم وہ ہو، جو ہمیں آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے مُتَعَلِّق بتایا کرتے تھے، تم نے ہی اِن کی وہ نشانیاں بتائی تھیں، جنہیں دیکھ کر ہم نے کلمہ پڑھا، تم کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟ اس پر یہودی بولے: تَورات

[1]... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:99، جلد:1، صفحہ:486، رقم:1640۔

میں جو نشانیاں لکھی ہیں، یہ وہ نبی نہیں ہیں۔ یہ کوئی واضح نشانی لے کر نہیں آئے۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا:[1]

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ﴿۹۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

مفہوم اور معنیٰ یہ ہے کہ اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ پر بہت ساری واضح نشانیاں نازِل فرمائی ہیں۔ ایسی واضح نشانیاں ہیں کہ کوئی اِن کے اِنْکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں! یہ صِرْف فاسِق طبیعت والے ہیں، جو محض دُشمنی اور عداوت کی وجہ سے اِس کے اِنْکاری ہو جاتے ہیں۔[2]

خُدا کو ہے جتنی محبّت کسی کی

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ پر گفتگو کرنے سے پہلے ایک اِیمان اَفروز اور محبّت بھری بات کو سمجھیے! ہم نے آیتِ کریمہ کا شانِ نزول سُنا، اِبْنِ صُوریا اور دیگر یہودی کہہ رہے تھے کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر کوئی واضح نشانی نہیں اُتاری گئی۔ اب اللہ پاک نے جواب اُن کے اعتراض کا دِیا مگر کمال دیکھیے کہ کلام کا رُخ اُن کی طرف نہیں ہے بلکہ مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے۔ یعنی اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا: اے اِبْنِ صُوریا...!! ہم نے بہت ساری نشانیاں نازِل فرمائی ہیں۔ بلکہ فرمایا: **اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم!** ہم نے آپ پر بہت ساری واضح نشانیاں اُتاری ہیں۔

1 ...تفسیرِ کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:99، جلد:1، صفحہ:614 خلاصۃً۔
2 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:99، جلد:1، صفحہ:580 خلاصۃً۔

سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے، واضح نشانیاں اللہ پاک نے اُتاریں، مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر اُتاریں۔ مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تو جانتے تھے کہ ❁ میرے ہاتھ بھی مُعْجِزَہ ہیں ❁ میری نگاہیں بھی مُعْجِزَہ ہیں ❁ آپ جانتے تھے کہ میری زُبان بھی مُعْجِزَہ ہے ❁ میرے پاکیزہ قدم بھی مُعْجِزَہ ہیں ❁ مجھے رَبِّ کائنات نے سَر شریف کے مقدّس بالوں سے لے کر مبارک پاؤں کے چمکدار ناخنوں تک سراپا مُعْجِزَہ بنایا ہے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانتے تھے کہ قرآنِ کریم پُورے کا پُورا مُعْجِزَہ ہے ❁ قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت پُوری دُنیائے کُفر کے لیے واضح تَرِین دلیل ہے۔ آپ جانتے تھے پھر اللہ پاک نے بتایا کیوں؟ یہ کیوں فرمایا کہ اے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم!

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں۔

اِنکار کوئی اَور کر رہا ہے، بتایا کسی اَور کو جارہا ہے۔ کیوں؟ اِس میں کیا حکمت ہے؟

اللہُ اکبر! بڑی محبّت بھری بات ہے، جب غیر مُسْلِم اِنکار کرتے تھے تو مَحْبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دِلِ پاک رنجیدہ ہوتا تھا، قلبِ کریم دُکھی ہو جاتا تھا، لہٰذا اللہ پاک نے اِبْنِ صُوریا کو جواب دینے کی بجائے کلام اپنے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے کیا۔

گویا یہ بتایا جارہا ہے کہ اے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ کافِر بدبخت تو اِس لائق بھی نہیں ہے کہ اِسے مُنہ لگایا جائے، آپ اپنے دِلِ پاک رنجیدہ کو نہ کیجیے! یہ بدبخت ہے، جو بَکواس کر رہا ہے، اپنی بدباطنی کا اِظْہار کر رہا ہے، آپ اِس پر رَنْجِیدہ نہ ہو جائیے! اپنے

رَبِّ کریم کی بے بہا عِنایات کی طرف نِگاہ فرمالیجیے!

مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیسی پیاری بات کہی:

عجب پیاری پیاری ہے صُورت کسی کی
ہمیں کیا خُدا کو ہے اُلفت کسی کی
کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہو گی
خُدا کو ہے جتنی محبّت کسی کی [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں 2 باتیں ہیں: (1): اَوَّل تو یہ کہ پہلے اَنبیائے کرام علیہم السَّلام پر بھی اعتراضات ہوتے تھے، وہ جواب خُود دِیا کرتے تھے، یہاں شان یہ ہے کہ غیر مُسْلِم اعتراض کرتے ہیں تو جواب اللہ پاک خُود اِرْشاد فرماتا ہے (2): ساتھ ہی جواب دیا بھی اِس پیارے انداز سے ہے کہ رُوئے کلام مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، ان کے قلبِ پاک کو تسلیاں اِرْشاد ہو رہی ہیں۔ یہ وہ شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے:

کہ خُدا دِل نہیں کرتا کبھی مَیلا تیرا

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ سَیِّدُ الْمَعْصُوْمِیْن ہیں، اللہ پاک آپ کا مُبارَک دِل کبھی مَیلا نہیں فرماتا۔

جبرائیل علیہ السَّلام نے خِدْمت کی

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے: مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، آپ کے جِسْمِ پاک سے خُون بہہ رہا تھا۔ اتنے میں جبرائیلِ امین علیہ السَّلام حاضِر ہوئے، عرض کیا:

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 234 ملتقطاً۔

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ماجرا ہے؟ فرمایا: اِن اَہلِ مکّہ نے ظُلم ڈھایا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السَّلام نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! سامنے درخت دیکھ رہے ہیں؟ اُسے اپنی طرف بُلائیے! پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے درخت کو بُلایا تو درخت فوراً حاضِرِ خِدْمت ہو گیا۔ پھر واپس جانے کا فرمایا تو درخت واپس چلا گیا۔ اِس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبرائیل! (میرے دِل کی تسلی کے لیے) اتنا کافی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، حضرت جبرائیلِ امین علیہ السَّلام آپ کی تَوَجُّہ مبارک اِس طرف کروانا چاہ رہے تھے کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ تو درختوں کو بُلائیں تو وہ بھی اِطاعت کرتے ہیں، اِس میں اِشارہ ہے کہ آپ کی نیکی کی دعوت میں کمی نہیں ہے، قُصُور اُن غیر مسلموں کے اَندھے دِلوں کا ہے، جو سمجھنے اور ماننے سے قاصِر ہیں۔

بالکل یہی اَنداز اس آیتِ کریمہ میں بھی ہے کہ

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَمَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ﴿۹۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ دِلِ پاک کو میلامَت فرمائیے! آپ کو تو ہم نے سراپا مُعْجِزَہ بنا کر بھیجا ہے، بد بختی اُن بد بختوں کے کالے دِلوں کی ہے، جو ایسی بد بختیوں کا اِظْہار کر رہے ہیں۔

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، صفحہ:650، حدیث:4028 ملتقطاً۔

اَلحمدُلِلّٰہ! اللہ پاک کو اپنے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبّت ہے۔ اتنی ہے کہ کسی کو اتنی محبّت کسی سے نہیں ہو سکتی۔ ایک پنجابی شاعِر نے کہا:

کِیُ کِیُ نہ کِیْتَا یَار نے اِکُ یار واسطے
رَبّ مَحفِلاں سَجَائِیَاں نے سَرْکَار واسطے
دِل یاد لَئِی بنایا اے تعریف لَئِی زُباں
اَکِّھیَاں بَنَائِیاں سَوہْنے دَے دِیْدار واسطے

وضاحت: اللہ پاک نے اپنے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم شانوں کے اِظْہار کے لیے کیا کیا نہیں کیا؟ ربِّ کریم نے سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دو جہاں کی محفلیں سجائی ہیں، بندوں کا دل اپنے مَحْبوب کی یاد کے لیے بنایا ہے زبان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کے لیے اور آنکھیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے وَالضُّحٰی والے پیارے چہرے کے دیدار کے لیے بنائیں ہیں۔

اللہ پاک ہمیں مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے بے اِنتہا محبّت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی 2 باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں 2 باتیں ہیں:(1): اللہ پاک نے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر جو نازِل فرمایا، وہ واضح ترین نشانیاں ہیں(2): ان واضح نشانیوں کا اِنکار صِرف فاسِق ہی کرسکتا ہے۔

غیر مُسلِم نے فوراً کلمہ پڑھ لیا

حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں۔ آپ نے فتحِ مکہ سے پہلے اِسلام قبول (*Accept*) کیا۔ مدینۂ مُنَوَّرہ میں رہتے تھے، وہیں وفات پائی۔[1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنے اِسلام قبول کرنے کا واقعہ (*Incident*) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غزوۂ بدر میں جو غیر مُسلم قید ہو گئے تھے، میں (اَہْلِ مکہ کی طرف سے) اُن قیدیوں کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے مدینۂ مُنَوَّرہ آیا۔ جب یہاں پہنچا تو یہ مَغْرِب کا وقت تھا، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مَغْرِب کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مبارک مسجد سے باہر بھی سُنائی دے رہی تھی، آپ نے سُورۂ وَالطُّوْر کی تِلاوت فرمائی، میں بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننے لگا (زبانِ مَحْبُوبِ خُدا کی تھی، کلامِ رَبِّ رحمٰن کا تھا، بس پھر کیا تھا! ایسی پیاری آواز، اتنا پُرتاثیر کلام میرے دِل میں اُترنا شروع ہوا)۔ اِس دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیات پڑھیں:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ(۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍۙ(۸) (پارہ:27، وَالطُّوْر:7-8)	ترجَمۂ کنزُ العِرفان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

اِن آیات کو سُن کر تو میرا دِل ایسے ہو گیا جیسے اَبھی پھٹ جائے گا۔ مجھے یُوں لگ رہا

[1]... مرآۃ المناجیح، ترجمہ اکمال، حالات صحابہ، جلد:8، صفحہ:13 بتغیر قلیل۔

تھا کہ میں یہاں سے قدم بھی نہیں اُٹھا سکوں گا، اِس سے پہلے ہی مجھ پر عَذاب بَرس جائے گا۔ بس میں نے اللہ پاک کے عَذاب سے ڈر کر اُسی وقت اِیمان قبول کر لیا۔[1]

آں کِتابِ زِنْدہ قرآنِ حَکِیم | حِکْمَتِ اُوْ لَایَزَال اَسْتُ وَ قَدِیْم[2]

مفہوم: یہ قرآنِ مجید زِندہ وجاوید کتاب ہے، اِس میں بیان کی گئی تعلیمات، قیامت تک کے تمام مَسائل (*Problems*) کے حل (*Solution*) کے لیے کافِی بھی ہیں اور بہتر بھی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھیے! قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت کیسی واضح نشانی ہے کہ کوئی غیر مُسْلِم دِل صاف رکھ کر سُن لے تو کلمہ پڑھے بغیر رہ نہیں پاتا ہے۔

قرآن اور سیرتِ مصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اِیمان اَفروز بات عرض کروں؛ قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت بھی اِسلام کی سچائی پر واضح دلیل ہے، یُونہی مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ پاک بھی حقانیتِ اِسلام کی واضح نشانی ہے۔ وہ کیسے؟ قرآنِ کریم کی 2 آیات عرض کروں؛ غیر مسلموں کی طرف سے سُوال ہوا: کیا مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! واقعی سچّے رسول ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:23) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ۔

یعنی اگر تمہیں اس میں شک ہے کہ مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سچے رسول ہیں یا نہیں؟ جو یہ کلام لائے ہیں، وہ واقعی اللہ پاک کی طرف سے وحی ہے یا نہیں تو قرآنِ پاک

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:27، سورۂ طور، زیرِ آیت:8، جلد:9، صفحہ:238۔
2 ... کلیاتِ اقبال (فارسی)، اسرار و رموز، صفحہ:131۔

ان کی سچّائی کی دلیل ہے، تم اس قرآن جیسی ایک سُورت بنالاؤ! اگر نہ بناسکے اور واقعی بنا نہیں سکو گے تو سمجھ لینا کہ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سچّے رسول ہیں۔

یہاں سے مَعْلُوم ہوا؛ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سچّائی کی دلیل پورا قرآن ہے۔ غیر مسلموں نے ایک اور سُوال اُٹھایا: کیا قرآن سچّی کتاب ہے؟ اللہ پاک نے جواب میں فرمایا:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:11، سورۂ یونس:16)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ان سے فرمادیجیے! کہ اے غیر مسلمو...!! میں نے 40 سال تمہارے درمیان گزارے ہیں، کیا تمہیں عقل نہیں، سمجھتے نہیں، میری سیرت کے پُورے 40 سال اس بات کی دلیل ہیں کہ جو میں لایا ہوں، یہ واقعی اللہ پاک کا کلام ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سچّائی کی دلیل قرآن ہے اور قرآن کی سچّائی کی دلیل مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ پاک ہے۔ اِسْلام کی بنیاد انہی 2 چیزوں پر ہے: (1): قرآن (2): اور ذاتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔ یہ دونوں ہی اسلام کی سچّائی کی واضح تَرِین نشانیاں ہیں۔ ان دونوں میں آج تک نہ کوئی عَیب نکال سکا ہے، نہ آیندہ کبھی نکال سکتا ہے۔

غیر مسلم نے کلمہ پڑھ لیا

ایک مرتبہ چند غیر مسلموں کے بڑے بڑے عالِم مِل کر بیٹھے تھے۔ چونکہ آپس میں بیٹھے تھے، باتیں ہورہی تھیں، چلتے چلتے بات مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں شروع

ہوگئی۔ یہ سب غیر مسلم تھے، ظاہِر ہے انہوں نے تعریفیں تو کرنی نہیں تھی، اپنی باطنی بُرائیوں کا ہی اِظْہار کرنا تھا۔ چنانچہ بات یہ شروع ہوگئی کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 11 نِکاح کیے ہیں۔ اس کو یہ لوگ عَیب سمجھ کر بیان کر رہے تھے۔ سب نے ان گستاخیوں میں اپنا اپنا حصّہ ملایا۔ ایک جو غیر مسلم تھا، وہ خاموشی سے بیٹھا یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ جب سب اپنا اپنا حصّہ ملا چکے تو اس خاموش غیر مسلم کی طرف متوَجّہ ہوئے، کہا: تم کیوں نہیں کچھ بولتے؟ وہ غیر مسلم بولا: تمہاری باتیں سُن کر مجھے تو لگ رہا ہے کہ اِسْلام سچّا دِین ہے اور مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم واقعی سچّے رسول ہیں، لہٰذا میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو رہا ہوں۔

باقیوں نے کہا: بھئی...!! تم نے یہ بات کہاں سے نکال لی؟ ہم تو اُن کی بُرائیاں ہی کر رہے تھے۔ وہ خاموش غیر مسلم بولا: تم ہی کہتے ہو کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 25 سال کی عمر میں پہلا نکاح کیا اور وہ بھی ایک بیوہ خاتُون سے کیا۔ پھر باقی نِکاح آپ نے 50سال کی عمر کے بعد کیے۔ بھلا سوچو تو 25 سال کی عمر ہے، عرب کا اِنتہائی خوبصُورت نوجوان ہے، اُن کا کردار کتنا پاکیزہ تھا، عرب کے اس دَور کے بے حیائی والے ماحَول نے بھی اُن پر کوئی اَثَر نہ کیا اور اُن کی جوانی نفسانی خواہشات سے دُور بالکل بے داغ رہی، ایسا تو کوئی سچّا نبی ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا میں مانتا ہوں کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سچّے نبی ہیں اور میں آج سے مسلمان ہوتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت، مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا، ایک ایک فرمانِ ذیشان حقانِیتِ اسلام کی واضح دلیل اور نشانی ہے۔

---

1 ...تحفۂ معراج النبی، صفحہ:377 مفصلاً۔

حقانیّت کی ایک بنیادی دلیل

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی چیز کے سچّا ہونے کی ایک واضِح اور عام فہم دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو کہا گیا، ویسا ہی ہوا۔ مثلاً میں آپ سے کہوں: میرے پاس سَر دَرْد کی دَوا ہے، بہت اچھی ہے۔

اب مَیں جُھوٹ بول رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں، یہ جانچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ دَوا کھا کر دیکھ لیں، اگر سَر دَرْد ٹھیک ہو گیا تو ثابِت ہو جائے گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں، اگر دَرْد ٹھیک نہ ہوا تو میں خُود بخود جُھوٹا قرار پاجاؤں گا۔

اِسْلام اَلْحَمْدُلِلّٰہ! سچّا دِین ہے۔ اس کی واضِح تَرِین نشانی یہ ہے کہ اِسْلام جو کہتا ہے، ویسا ہی ہوتا ہے۔ مثلاً: ❁ قرآنِ کریم نے کہا: نماز بُرائیوں سے روکتی ہے۔ آپ نمازیں پڑھ کر دیکھ لیں، آج بھی نماز بُرائیوں سے روک لیتی ہے۔ آپ سروے کر لیجیے! جو لوگ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں، ان کی کردار میں اور نماز نہ پڑھنے والوں کی کردار میں آپ کو واضِح فرق دِکھائی دے گا ❁ اسلام کہتا ہے: سُود معاشیات کو تباہ کرتا ہے، دیکھ لیجیے! سُودِی لَین دین نے دُنیا بھر میں معاشی بُحْران پیدا کر رکھا ہے ❁ اِسْلام کہتا ہے: تم اللہ پاک کے فرمانبردار ہو جاؤ! تمہیں دُنیا اور آخرت میں بلندیاں عطا کر دی جائیں گی، اس کی مثال ہمیں قُرُونِ اُولیٰ (یعنی اسلام کے ابتدائی زمانوں) میں واضِح ملتی ہے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے اِن تعلیمات پر عَمَل کیا، 10 سال بھی نہیں گزرے تھے کہ وقت کی سُپَر پاوَرز (یعنی رُوم اور اِیْران) کے تخت مسلمانوں کے قدموں کے نیچے تھے۔ ❁ حضرت عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے صِرْف اَڑھائی سال تک اسلامی تعلیمات کو نافِذ کیا، حالات یہ ہو

گئے تھے کہ آدمی زکوۃ دینے نکلتا تھا، لینے والا کوئی نہیں ملتا تھا۔

آج بھی اِسلامی تعلیمات کا یہی اَثَر ہے، بندہ ان تعلیمات پر عَمَل کرنا شروع کردے، دیکھتے ہی دیکھتے اس کی ترقی شروع ہو جاتی ہے۔

پتا چلا؛ قرآنِ کریم میں، احادیثِ کریمہ میں جو کچھ فرمایا گیا ہے، جیسے فرمایا گیا، جُوں کا تُوں ہوتا رہا ہے، آج بھی ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سچّا دِین ہے۔

غیر مسلم ڈاکٹر کا اِعْتِراف

آج سائنس کا دَور ہے، کچھ عرصہ پہلے جب الٹرا ساؤنڈ مشین ایجاد نہیں ہوئی تھی، سائنسدان ابھی اس کے مُتَعلّق تحقیقات کر رہے تھے، کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کیسے بنتا ہے؟ نُطْفہ ایک دَم انسانی شکل اِخْتیار کرلیتا ہے یا مختلف مراحِل سے گزرنے کے بعد انسانی شکل اختیار کرتا ہے؟

اَمْرِیکہ کا ایک ڈاکٹر تھا: مارشَل جَونْسَن، وہ بھی اس تحقیقی ٹیم میں شامِل تھا۔ ایک مرتبہ اس کی ایک مسلمان سے مُلاقات ہوئی، مُلاقات کے دوران مسلمان نے قرآنِ کریم کی یہ آیت ڈاکٹر کو سُنائی (اللہ پاک فرماتا ہے):

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ (پارہ:29، سورۂ نوح:14)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا۔

ڈاکٹر جونْسَن کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، جب اُس نے یہ آیت سُنی تو حیرانی میں یکدَم کھڑا ہو گیا اور تعجب سے بولا: یہ ناممکن ہے، قرآن میں ایسی آیت نہیں ہو سکتی۔ مسلمان نے اسے

یہ آیت دِکھائی اور ساتھ ہی دِیگر آیات جو انسان کی تخلیق کے موضوع پر ہیں، وہ بھی دِکھا دیں، یہ دیکھ کر ڈاکٹر بولا: 2 ہی صُورتیں ہو سکتی ہیں: **(1):** یا تو مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس الٹرا ساؤنڈ مشین تھی، انہوں نے الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے دیکھ کر یہ کلام بنالیا، مگر یہ ہو نہیں سکتا، 1400 سال پہلے الٹرا ساؤنڈ مشین کا تَصَوُّر بھی نہیں تھا، لہٰذا پھر **(2):** دوسری صُورت یہی ہے کہ یہ کسی انسان کا نہیں بلکہ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کا کلام ہے اور مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے سچّے رسول ہیں۔

سُبْحٰنَ الله! معلوم ہوا؛ قُرآنِ کریم کا لَارَیب کِتَاب ہونا بھی ایک نعتِ مصطفےٰ ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کہ اَلْحَمْد کی الف سے لے کر وَالنّاس کی سِیْن تک پُورے کا پُورا قرآن سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے، یہ بھی بالکل سچّی بات ہے، دیکھیے! قرآنِ کریم کا ہر ہر لفظ، ہر ہر آیت، چاہے اُس کا معنیٰ کچھ بھی ہو، وہ صداقتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دلیل ہے، یعنی قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت یہ بتا رہی ہے کہ

صِدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے | کہہ نہیں سکتے اُلَش کو بھی تو جھوٹا تیرا [1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ اِس قدر سچے ہیں کہ آپ کے بچے ہوئے کھانے کو تبرُّک کہا جاتا ہے، جُھوٹا بھی نہیں کہہ سکتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب شواہِد ہیں، دلائل ہیں، یہی وہ واضح نشانیاں ہیں جو مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما دی گئیں۔ قرآنِ پاک کی آیات ہوں یا سیرتِ

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 25۔

مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہو، آپ کی پیاری پیاری ادائیں ہوں یا مقدَّس اِرْشادات ہوں، سب باتیں اس بات کی واضِح نشانیاں اور دلائل ہیں کہ اِسْلام سچا دِین ہے۔

فاسِق ہی اِنْکار کرتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اِسْلام، قرآن، سیرتِ پاک کی ایک ایک ادا واضِح دلیل ہے، اس کے باوُجُود لوگ اس کا اِنْکار کیوں کرتے ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وَمَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ(۹۹) (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:99)

تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں۔

مَعْلُوم ہوا: اِنْکار کرنے والے صِرْف و صِرْف فاسِق ہیں، جو فاسِق نہ ہو، پھر قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے، سیرتِ پاک کا مطالعہ کرے، مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کے مُتَعَلِّق معلومات حاصِل کرے، وہ ضرور ان کا قائِل ہو جائے گا۔

فِسْق کسے کہتے ہیں...؟

فِسْق کا لفظی معنیٰ ہے: نِکَل جانا۔ حَدْ کَرَاس کر جانا۔ فِسْق کی 2 قسمیں ہیں: (1): فِسْقِ اَصْغَر: اللہ پاک کے حکم سے نکل جانا مثلاً ❁ اللہ پاک نے نماز کا حکم دیا، بندہ اس حکم سے نکل جائے، نمازیں نہ پڑھے، یہ فسقِ اَصْغَر ہے (2): دوسرا ہے فِسْقِ اَکْبَر یعنی آدمی کا اِنْسانی فطرت کے دائرے سے نکل کر کُفْر کے دائرے میں چلے جانا۔[1]

اِس جگہ لفظِ فِسْق سے یہی دوسرا معنیٰ مراد ہے کہ وہ لوگ جو اپنی فطرت ہی کو بُھولے بیٹھے ہیں، جو انسانِیّت کے دائرے سے نکل کر حِرْص و ہَوَس کے دائرے میں پہنچ

[1] ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:99، جلد:1، صفحہ:579 ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

چکے ہیں، وہی ہیں جو اِسلام کی حقانیت کا اِنکار کرتے ہیں، ورنہ جو انسانی فطرت پر قائم ہیں، ان کے سامنے قرآن وحدیث کو رکھا جائے تو آج بھی دِل چوٹ کھاتے ہیں۔

سمندر میں اُمِّید کس سے لگائی...!!

اَہلِ بیتِ پاک کی مَشہور و مَعروف شخصیت حضرت اِمام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک مرتبہ ایک دَہرِیہ (Atheist یعنی خُدا کے وُجُود کا انکاری) آگیا، امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے کبھی سمندر میں سَفر کیا ہے؟ بولا: جی ہاں! کیا ہے۔ فرمایا: کیا کبھی سمندر میں کوئی خوفناک حادِثہ بھی پیش آیا۔ کہنے لگا: جی ہاں! فرمایا: اس کی تفصیل (Detail) بتاؤ! اب وہ دَہرِیہ کہنے لگا: ایک دِن سمندری سَفر (Sea Journey) کے دوران سخت خوفناک طوفانی ہوا چلی، جس کے نتیجے میں کشتی بھی ٹُوٹ گئی اور مَلّاح بھی ڈُوب کر مر گیا، میں نے ٹوٹی ہوئی کشتی کے ایک تختے کو پکڑا اَور سمندر کی طوفانی موجوں پر سَفَر کرنے لگا، آخر سمندری موجوں کی وجہ سے وہ تختہ بھی میرے ہاتھ سے چُھوٹ گیا، اب میں بے سہارا اِتنے بڑے سمندر میں تَیر رہا تھا، آخر سمندری موجوں نے مجھے کنارے پر پھینک دیا (اور میری جان بچ گئی)۔ یہ سُن کر امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم سمندر میں اُترے، تمہیں کشتی اور مَلّاح پر اِعْتماد (Trust) تھا کہ اس کشتی کی بدولت میں سمندر پار کرلوں گا، پھر جب کشتی ٹوٹ گئی تو تمہیں کشتی کے ایک تختے پر بھروسہ ہو گیا کہ اس کے سہارے میں کنارے تک پہنچ ہی جاؤں گا، پھر جب وہ تختہ بھی ہاتھ سے چُھوٹ گیا اور تم بالکل بے سہارا (Helpless) رہ گئے، کیا اس وقت بھی تمہیں بچ جانے کی اُمِّید تھی؟ کہنے لگا: جی ہاں! مجھے اُمِّید تھی۔ امام جعفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس وقت تو کوئی

سہارا موجود نہیں تھا، اس وقت کس پر اِعتماد تھا؟ کس بھروسہ پر تم بچنے کی اُمّید لگا رہے تھے؟ اب وہ شخص خاموش ہو گیا۔ امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس خوفناک حالت میں بھی تیرے نہ چاہتے ہوئے بھی **جو ایک اُمّید بندھی ہوئی تھی، جس ہستی پر بھروسہ تھا،** اسی کو خُدا کہتے ہیں، اسی نے تمہیں ڈوبنے سے بچایا ہے۔ آپ کی یہ حکمت بھری بات سُن کر وہ شخص اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(1)

مَعْلُوم ہوا؛ اِسْلام دِینِ فطرت ہے، اِس کی جتنی تعلیمات ہیں، اِنسانی فطرت کے بالکل مُطَابِق ہیں، جس کی فطرت سلامت ہو، وہ قرآن و حدیث کو پڑھے، سیرتِ طیبہ کو گہرائی سے دیکھے تو کلمہ پڑھے بغیر رہ نہیں سکتا ہے۔

اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی فطرت کو سلامت رکھیں، اسی کی برکت سے قرآنِ کریم کے راز کھلتے چلے جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر صراط الجنان موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: **Sirat ul Jinan Al-Quran with Tafseer** (صراط الجنان القرآن الکریم مع تفسیر)۔ اس ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان اور آسان ترجمۂ

(1) ... تفسیرِ کبیر، پارہ: 1، البقرہ، زیرِ آیت: 22، جلد: 1، صفحہ: 333۔

قرآن، ترجمۂ کنز العرفان پڑھ سکتے ہیں ❁ آسان اور جدید انداز میں لکھی گئی، **تفسیر صراطُ الجنان** شامِل ہے۔ آپ قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور ❁ ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات، ترجمہ اور تفسیر کو اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کرسکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قبروں کو چومنا منع، اس کا طواف ناجائز اور اسے سجدہ کرنا حرام ہے۔

وضاحت: ولیوں کے مزارات رحمت اُترنے کی جگہیں ہیں، وہاں حاضری دینے سے دلوں کو راحت ملتی ہے اور بے شمار دینی و دنیوی فائدے حاصل ہوتے ہیں، ہمیں ولیوں کے مزارات پر حاضِری ضرور دینی چاہئے۔ البتہ! یہ ذہن نشین رکھئے! کہ مزارات پر کوئی بھی خِلافِ شرع کام ہم نہیں کرسکتے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: مزاراتِ شریفہ پر حاضر ہونے کے آداب یہ ہیں کہ ❁ پاؤں کی طرف سے حاضِری ہو ❁ کم از کم 4 ہاتھ کے فاصلے پر چہرے کے سامنے کھڑا ہو ❁ درمیانی آواز سے باادب سلام عرض کرے ❁ پھر فاتحہ شریف پڑھ کر صاحِبِ مزار کو ایصالِ ثواب کرے اور ❁ اُن کے وسیلے سے دُعا مانگے ❁ مزارِ پاک کو ہاتھ لگانا، چومنا منع ہے

۞مزار کا طواف کرنا ناجائز اور (مَعَاذَ الله!) قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا مُتَعَالِی (اے سب سے بلند وبالا!)

مشکل کاموں میں اللہ پاک کا پیارا نام یَا مُتَعَالِی کثرت سے پڑھنا بے حد مفید ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ: 522 خلاصۃً۔

2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 256۔